

207243 - رمضان میں دن کے وقت بیدار ہوا تو منی خارج ہو رہی تھی، اسے نہیں معلوم کہ یہ احتلام کی وجہ سے تھی یا مشت زنی کی وجہ سے، اس روزے کا کیا حکم ہے؟

سوال

سوال: میں روزے کے ساتھ تھا رمضان میں دن کے وقت بیدار ہوا تو منی خارج ہو رہی تھی، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ یہ غلطی (یعنی احتلام) کی وجہ خارج ہوئی ہے یا عمدہ (یعنی مشت زنی کی وجہ سے) نکلی ہے، کیونکہ جس وقت میں بیدار ہوا تو میرا ہاتھ آلہ تناسل کیساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔
تو اب مجھ پر کیا لازم آتا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

احتلام مرد و خواتین کی جنسی قوت زائل کرنے کا سبب بنتا ہے، یہ انسان کے کنٹرول میں نہیں ہوتا، اور انسانی طبیعت کے مطابق دوران نیند احتلام ہوتا ہے، اس پر انسان کیلئے کوئی مؤاخذہ بھی نہیں کیا جاسکتا؛ کیونکہ سویا ہوا شخص قابل باز پرس نہیں ہے، اور اسکا تفصیلی بیان فتویٰ نمبر: (9208) میں گزر چکا ہے۔

دوم:

اگر رمضان میں دن کے وقت منی احتلام کی وجہ سے خارج ہوئی ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ یہ معاملہ انسانی طاقت سے باہر ہے، اور انسان اسے روک نہیں سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا)۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ یہ انسانی اختیار میں نہیں ہوتا، تو یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سوئے ہوئے آدمی کہ حلق میں کوئی چیز داخل ہو جائے" انتہی

"المغنی از ابن قدامہ" (3/ 128)

دائمى فتوى كميٲى سے بهى ايك شخص كے بارے ميں پوچها گيا جسے رمضان ميں دن كے وقت احتلام هوگيا، تو اسكا كيا حكم ہے؟

تو كميٲى نے جواب ديا:

"جس شخص كو روزے يا حج و عمره كى حالت ميں احتلام هو جائے، تو اس پر كوئى گناہ نهين ہے، اور نه هى كوئى كفاره ہے، احتلام سے اسكا روزه بهى متأثر نهين هوگا، اور منى خارج هونے كى صورت ميں غسل جنابت كرنا هوگا" انتهى

" فتاوى اللجنة الدائمة " (10 / 274)

سوم:

اور اگر رمضان ميں دن كے وقت منى جاگتے هوائے كامل بوش و حواس كيساتھ مشت زنى كى وجه سے خارج هوئى هو تو اس سے روزه ٹوٹ جائے گا، اس گناہ پر الله سے توبه كرنا بهى لازمى هوگا۔

1- مشت زنى حرام كام ہے، جيسے كه فتوى نمبر: (329) ميں گزر چكا ہے، اور آپكو رمضان ميں دن كے وقت مشت زنى كا ارتكاب كرنے سے بهى توبه كرنى هوگى، كيونكه اس جرم سے روزے كى حرمت كو پامال كيا گيا ہے، اور توبه كرنے بعد اس دن كے بدلے ميں ايك اور روزه قضا كے طور پر ركھنا هوگا۔

شيخ ابن باز رحمہ الله كھتے هيں:

"روزه ركھ كر عمدا مشت زنى سے منى خارج هونے پر روزه باطل هو جائے گا، چنانچه فرض روزه هونے كى صورت ميں قضا اور الله سے گناہ پر توبه كرنا لازم هوگى، كيونكه مشت زنى روزه هو يا نه هو، پر حالت ميں ناجائز ہے، اسى كو [عرب] لوگ "عاده سريه" كھتے هيں" انتهى

" فتاوى الشيخ ابن باز " (15 / 267)

شيخ ابن عثيمين رحمہ الله كھتے هيں:

"روزه دار مشت زنى كرنے تو انزال هونے پر روزه ٹوٹ جائے گا، اور اس پر اس دن كى قضا دينا لازمى هوگا، ليكن اس پر كوئى كفاره نهين ہے، كيونكه كفاره صرف جماع كى صورت ميں هى واجب هوتا ہے، اور اسے اپنے گناہ سے توبه بهى كرنا هوگى" انتهى

صورت مسئلہ میں سائل کیلئے معاملہ پیچیدہ ہو گیا ہے کہ اسے نہیں معلوم کہ منی احتلام کی وجہ سے خارج ہوئی ہے یا مشت زنی کی وجہ سے، تو ایسی صورت حال میں احتلام ہی کو ترجیح دی جائے گی، کیونکہ سوئے ہوئے شخص کے بارے میں اصل یہی ہے کہ وہ بری الذمہ ہے، اور مکلف بھی نہیں ہے، چنانچہ اسی اصول پر عمل کیا جائے گا، اور اس اصول کی تردید یقینی بات سے ہی ہوسکتی ہے [قیاس آرائی سے نہیں ہوگی]۔

بلکہ اگر منی نیند کے دوران آلہ تناسل کیساتھ چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے بھی خارج ہوئی ہو تب بھی حکم تبدیل نہیں ہوگا؛ کیونکہ سوئے ہوئے شخص کا کوئی بھی عمل قابل مؤاخذہ نہیں ہے، کیونکہ سویا ہوا شخص مکلف ہی نہیں ہوتا۔

چنانچہ شمس الدین الاصفہانی کہتے ہیں:

"میت، سویا ہوا شخص، اور غافل تینوں کے مرفوع القلم [یعنی: ناقابل مؤاخذہ] ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لئے کہ عقلی طور پر ہم جانتے ہیں کہ مکلف ٹھہرانے کی شرط: "عقلمندی" ہے، چنانچہ جس طرح میت مکلف نہیں ہوتی، اسی طرح سویا ہوا یا غافل شخص بھی مکلف نہیں ہوسکتا" انتہی

" بیان المختصر شرح مختصر ابن الحاجب " (2 / 491)

واللہ اعلم .